فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

(۲۰) ———————— محمد طفیل

- مخطوطہ نمبر ۲/۴۷ داخلہ نمبر ۳۷۹۳
- نام۔ شرح رسالہ علم الاوفاق فن۔ علم الاعداد و الاوفاق
- تقطیع۔ ۹½ × ۷½ / ۶½ × ۴½ سطر فی صفحہ ۲۳ حجم ۱۴ صفحات
- مصنف۔ احمد الدمنہوری۔
- کاتب۔ محمد الرفاعی سن کتابت۔ ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ
- خط۔ نسخ معمولی روشنائی معمولی صمغ دودی سیاہ
- کاغذ۔ دستی زرد زبان عربی نثر

اس مختصر سے رسالے کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وبہ الاعانۃ، الحمد للہ مبین الاعداد ومفصل العشرات المئین والاحاد۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید محمد سید کل حاضر و باد وعلی آلہ و اصحابہ وازواجہ وذریاتہ ازکی صلاۃ واتم سلاماً یقصر عنہ التعداد۔

اور آخری الفاظ یہ ہیں:

واعلم انی جمعت ھذا الشرح اللطیف من شمس المعارف وکتاب غایۃ الغا وکنز الاسرار وذخایر الاخیار وکتاب حل الکنوز وعقد الرموز وکتاب تحفۃ المشتاق فی ع الاوفاق وکتاب غایۃ الحکیم وکتاب التعلیقۃ وکتاب علم الہدی واسرار الاقتدا وکتاب ا المنظوم ولم اقصد بذلک الاطالۃ خشیۃ الملالۃ ولکن ھذا آخر ما اردنا۔ واللہ المو للصواب۔

اس نسخہ پر ایک جگہ تملیک کی عبارت درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:
فی نوبۃ الفقیر محمد یوسف عفی عنہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ۔

اس کے علاوہ ایک اور شخص کی تملیک بھی سرورق پر درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:
هذا الکتاب تعلق محمد احمد حسین المازون الشرعی بالباطنیۃ قسم الدرب
سرو منزلہ بدرب سعادۃ بحارۃ الجلواوی نمبر ل ۳۲ قسم الدرب الاحمر ایضاً۔
نسخہ کی تحریر بھی ۱۲۸۴ھ سے قریب تر ہی کی ہے۔

کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے۔ علم الاوفاق والاعداد پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ حقیقتاً علم الوفق ایک مربعہ کو مختلف چھوٹے مربعوں پر تقسیم کرنے کا نام ہے۔ لیکن سلسلے میں تعویزوں کی خانہ پُری اور دیگر بہت سی حسابی موشگافیوں نے ایک دلچسپ فن پیدا دیا ہے۔ یہ مختصر سا رسالہ اسی فن سے متعلق ہے۔ سرورق پر لکھا ہُوا ہے کہ یہ رسالہ علم فاق پر احمد الدمنہوری کے رسالے کی شرح ہے۔

اس مصنف کو اگر شیخ الاسلام احمد بن عبد المنعم دمنہوری (۱۱۰۱ — ۱۱۹۲ھ) سمجھا جائے یہ نسخہ شیخ کی وفات کے تقریباً اسّی برس بعد کا لکھا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سالہ شیخ احمد الدمنہوری الکبیر شیخ الازہر کا نہ ہو، بلکہ تیرھویں صدی کے ایک بزرگ شیخ احمد بن محمد منہوری کا ہو۔ قیاس یہی چاہتا ہے کہ یہ رسالہ آخری احمد الدمنہوری کا ہو۔ کیونکہ احمد الدمنہوری کبیر کے کثیر التصانیف ہونے کے باوجود کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا جس سے ظاہر ہو کہ وہ "علم الاوفاق و الاعداد" میں بھی دلچسپی یا دسترس رکھتے تھے۔ وہ قاہرہ میں شیخ الازہر تھے۔ ان کی تصانیف۔ جو زیادہ تر فقہ اور قرآن سے متعلق ہیں۔ میں علم الاوفاق والاعداد پر ان کی کسی تصنیف کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ اس لئے ہمارا قیاس ہے کہ یہ کتاب شیخ الازہر احمد الدمنہوری کی نہیں بلکہ تیرھویں صدی ہجری کے احمد دمنہوری کی ہے۔ اللہ اعلم۔

زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے۔ اچھی حالت میں لکھا ہُوا ہے۔ جسے صاف کر کے شائع کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ علم الاوفاق والاعداد میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے مفید ہو گا۔

۵. مخطوط نمبر ۳/۴۷ داخلہ نمبر ۳۹۳ ۲۷

- نام ـ برء ساعة فن ـ طب
- تقطیع ۶½ × ۹½ / ۴½ × ۶½ ، سطر فی صفحہ ۱۷ ، حجم ۲۷ ورق ۵۴ صفحات ـ
- مصنف ـ جمال الدین ابوبکر محمد بن زکریا الرازی (متوفی ۳۱۱ یا ۳۲۰ھ)
- کاتب ـ سویفی بن احمد العدوی ـ سن کتابت ۱۳۱۴ھ ـ خط نسخ معمولی ـ
- روشنائی ـ صمغ دودی سیاہ ، عنوان سرخ ، کاغذ دستی مصری ـ زبان عربی نثر

اس رسالہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، توجھنا الی فضلک العمیم بشفاء الاسقام یامن وسع کل شی رحمۃ وعلما وتعرضنا لنسمات لطفک الجسیم ـ

اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں :

تمت النسخۃ المبارکۃ المسماۃ ببرء ساعۃ للامام الرازی علی یداحوج العباد الی رحمۃ الکریم الجواد سویفی بن احمد العدوی اللّٰھم اغفرلہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین بتاریخ ۱۸ جمادی الاولی ۱۳۱۴ھ من ھجرتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ـ

طبیب المسلمین ، جالینوس عرب جمال الدین ابوبکر محمد بن زکریا الرازی ـ جو طبیعیات کی دنیا میں تین تیزابوں کی ایجاد کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے ہیں ـ اپنے وقت کے سب سے بڑے طبیب ، سب سے بڑے ماہر طبیعیات وکیمیا سمجھے جاتے تھے ـ ان کے تفصیلی تذکرے دنیا کی ہر زبان میں ملتے ہیں ـ انہوں نے بہت سی کتابیں طب ، طبیعیات ، کیمیا اور علم العقاقیر پر لکھیں ـ ان میں سے بہت سی کتابیں چھپ بھی چکی ہیں ـ یہ کتاب جس کا نام " برء ساعة " ہے ـ انہوں نے وزیر ابوالقاسم بن عبداللہ کے لئے لکھی تھی ـ

تیسری صدی ہجری کے آخر میں شہر بغداد ہر قسم کے علوم وفنون کا ملجا و ماویٰ تھا اور دربار خلافت کے علاوہ وزراء و امراء بھی علم و فن کی سرپرستی کیا کرتے تھے ، رازی اس زمانہ میں بغداد تھے اور انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں ـ

زیر نظر کتاب علم الطب اور معالجات پر ہے ـ اس میں سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضائے

(باقی صفحہ ۷۰۷ پر